غناء کی لعنت

از شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صفدر

کسی غیور اور خدا ترس مسلمان سے یہ بات مخفی نہیں کہ خانہ ساز فنون لطیفہ اور مخترع ثقافت اور تہذیب ملی کے نام پر جن ایمان برد اور حیا سوز حرکات کی آئے دن تخلیق و ترویج کی جارہی ہے۔ اور عریاں تصویر کشی۔ رقص و سرود' موسیقی اور ادب برائے الحاد کی دلربا رام کہانی کے ذریعہ اس فلمی دور میں جس بے حیائی و بداخلاقی کو بڑی تیزی اور برق رفتاری کے ساتھ فروغ دیا جارہا ہے۔ اور ترقی پسند مصنفین کے نام پر عہد حاضر کے بعض ادباء فکر آخرت اور خوف خدا سے بے نیاز ہو کر جس نام نہاد تہذیب و ثقافت کو چار چاند لگانے کی فکر میں ایک دوسرے سے مسابقت کرنے کی کوشش اور کاوش کرتے ہیں۔ سوچئے کہ آخر اس کا حشر اور انجام کیا ہوگا؟ کیا یہ طریق کار رضائے الٰہی اور جنت کی راہ دکھائے گا یا جہنم رسید کرکے چھوڑے گا۔ اور اس انداز فکر سے امت مسلمہ کی تقدیر بنے گی یا بگڑے گی؟ اور کیا مسلم قوم عروج و کمال سے ہمکنار ہوگی یا وادی عمیق اور حضیض میں گر کر چکنا چور ہوگی۔

علامہ اقبال مرحوم نے تو بڑے پتے کی بات کہی ہے۔؎

آ تجھ کو بتاؤں میں تقدیر امم کیا ہے
شمشیر و سناں اول طاؤس و رباب آخر

اللہ تعالی کا ارشاد اس بدی کو حرف غلط کی طرح مٹانے اور فکر مند حضرات کو آگاہ کرنے کے لئے یہ خبر دیتا ہے کہ۔ **ومن الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ (پ 21 لقمان۔ 1)** "اور لوگوں میں کچھ ایسے ہیں جو لہو الحدیث حاصل کرتے ہیں تاکہ اللہ کے راستہ سے گمراہ کریں" اس کا شان نزول گانے اور مزا میر و سرود سے متعلق ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ (المتوفی ۳۲ ھ) حضرت ابن عباسؓ (المتوفی ۶۸ھ) حضرت جابرؓ' ابن زیدؓ (المتوفی ۵۳ ھ) حضرت مکحولؒ (المتوفی ۱۱۳ ھ) حضرت عمرو بن شعیبؒ (المتوفی ۱۱۸ ھ) حضرت مجاہد بن جبرؒ (المتوفی ۱۰۲ ھ) حضرت سیعد بن جبیرؒ (المتوفی ۹۵ ھ) اور حضرت علی .بنبذیمہؒ (المتوفی ۱۳۲ ھ) لہو الحدیث کی تفسیر الغناء (یعنی گانا) کرتے ہیں اور حضرت ابن مسعودؓ حلفیہ طور پر فرماتے ہیں کہ لہو الحدیث سے بخدا الغناء یعنی گانا مراد ہے (سنن الکبری ج ۱۰ ص ۲۲۳' و مستدرک ج ۲ ص ۴۱۱ قال الحاکمؒ والذھبیؒ صحیح) اور حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گانا اس طرح نفاق کو دل میں پیدا کرتا ہے جس طرح کہ پانی سبزہ اگاتا ہے (سنن الکبری ج ۱۰ ص ۲۲۳) اور حضرت حسن بصریؒ المتوفی ۱۱۰ ھ) لہو الحدیث کی تفسیر الغناء و المزامیر یعنی گانے اور سازو سرود سے کرتے ہیں (تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۴۴۳) اور حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سازو سرود اور گانے سننے سے بچو کیونکہ یہ چیزیں دل میں اس طرح نفاق کو پیدا کرتی ہیں جس طرح کہ پانی سبزہ اگاتا ہے (بحوالہ دلیل المطالب ص ۵۴۶)

یہ یاد رہے کہ اس آیت کریمہ میں وہی الغناء مراد ہوسکتی ہے جو غیر شرعی ہو مثلاً" وہ مضمون جو قرآن و حدیث اور شرم و حیا کے خلاف ہو اور ایسے رومانی اور عشقیہ گانے ہوں جو جنسی جذبات کو ابھارنے والے ہوں یا ایسے اشعار جو بے ریش لڑکے اور عورتیں پڑھیں جن کا پڑھنا اکثر موجب فتنہ ہوتا ہے۔ اگرچہ ان اشعار میں کوئی خرابی نہ بھی ہو کیونکہ یہی صورتیں عموماً" گمراہی کا ذریعہ بنتی ہیں۔ اور اس قسم کے گانے اور ساز و سرود کا ممنوع ہونا کتب حدیث اور کتب فقہ و تصوف میں صاف طور پر مصرح ہے۔ حضرت ابو امامہؓ المتوفی ۸۶ ھ) فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں سے کچھ لوگ رات کو کھانے پینے اور لہو لعب میں مشغول ہوں گے اور صبح کو اللہ تعالیٰ ان کو خنزیر کی شکل میں مسخ کردیگا۔ اور کئی قبائل کو زمین میں دھنسا دے گا۔ کیونکہ وہ شراب نوشی سود خوری اور ریشمی لباس پہننے میں مبتلا ہوں گے۔ اور گانے والی عورتوں سے گانے سنیں گے (مستدرک ج ۴، ص ۵۱۵ وقالا صحیح) اور حضرت ابو مالک اشعریؓ کی روایت میں یوں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

" ان کے سروں پر (یا ان کے اقتدار کے بھروسے) ساز و سرود ہوگا اور گانے والی عورتیں گاتی ہوں گی ان کو اللہ تعالیٰ زمین میں دھنسا دیگا اور بعضوں کو بندر اور خنزیر بنادے گا"

علامہ ابو اسحاق شاطبی غرناطیؒ (المتوفی ۷۹۰ ھ) فرماتے ہیں کہ چونکہ وہ تاویل فاسد سے کام لے کر محارم کو حلال سمجھتے ہوں گے اور اس حیلہ سے مقصود شارع اور حکمت الٰہی کو باطل کرتے ہوں گے۔ اس لئے ان کو یہ سزا دی جائے گی۔ (الاعتصام ج ۲ ص ۷۷) اور اس تاویل فاسد سے کام لے کر بعض متصوفین نے مسجد اقصیٰ تک کے اندر یہ بیہودہ حرکت شروع کردی تھی چنانچہ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ المتوفی ۷۲۸ ھ) لکھتے ہیں گانے اور دف بجانے کے لئے مسجد اقصیٰ وغیرہ میں اسکے موسم میں جمع ہونا انتہائی بیہودہ حرکت ہے" (اقتضاء الصراط المستقیم ص ۳۱۰ طبع مصر) اور خود دوسرے مقام پر یوں لکھتے ہیں کہ مساجد میں گانا اور رقص میں مشغول ہونا اور بے ریش لڑکوں سے اختلاط ناجائز ہے ایسا کرنے والے کو سخت تر سزا دینی چاہیے۔ (نقض المنطق ص ۴۱ طبع قاہرہ) اور حافظ عبدالرحمن بن رجب الحنبلیؒ (المتوفی ۷۹۵ ھ) لکھتے ہیں کہ کوئی گانے بجانے کے آلات کو سن کر رقص کرکے احرام کے بغیر سر ننگا کرکے اور اس جیسی اور بدعات کا ارتکاب کرکے اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنا چاہے تو اس کی خدا تعالیٰ اور اس کے رسول برحق نے ہرگز اجازت نہیں دی" اور امام بدرالدین بعلیؒ (المتوفی ۷۷۷ھ) فرماتے ہیں کہ یہ محدث اور مخترع سماع مشرکین کے سماع کے ساتھ ملتا جلتا ہے اور جن لوگوں نے اس کے لئے شرطیں لگائی ہیں وہ بھی تو کہیں نہیں پائی جاتیں تو ایسا سماع اجماع مشائخ کے قطعاً" خلاف ہے اور شریعت تو وہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کی ہے" (محصلہ مختصر الفتاوی المصریہ ص ۵۹۵ طبع مصر)

حضرت حکیم الامت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ المتوفی ۱۱۷۶ ھ) لکھتے ہیں کہ

ملاہی دو قسم پر ہیں ایک تو وہ جو سازو سرود کے ساتھ ہوں وہ تو بالکل حرام ہیں اور دوسرے وہ جو شادی وغیرہ کے موقع پر صرف اچھی آواز سے (جائز قسم کے) اشعار پڑھے جائیں وہ مباح ہیں" (حجۃ اللہ البالغہ ج ۲، ص ۱۹۲ طبع مصر) اور وہ بھی جبکہ بے ریش لڑکے نہ پڑھیں کیونکہ ان کا پڑھنا اکثر موجب فتنہ